رجسٹرڈ نمبر ۱۹۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
بروگا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — سبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

فاروق

جلد ۶ یوم پنجشنبہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۱۹ء نمبر ۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اب اچھی ہے

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح کا لکچر جو حضور نے پنجاب ہسٹاریکل سوسائٹی میں دیا تھا تیار ہو کر نظر ثانی کرائی گئی ہے۔ اور تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۸ء بھی اب مرتب ہو چکی ہیں۔ انشاء اللہ سب کتابیں یکے بعد دیگرے دسمبر کے مہینے میں شائع ہو جائینگی

(۳) موسم تبدیل ہو چلا ہے۔ نزلہ زکام کی شکایت کم ہو رہی ہے

(۴) جناب انسپکٹر آف سکولز معائنہ ہائی سکول کے لئے تشریف لائے۔

(۵) پیر کلیم اللہ صاحب شیموگہ والے کے اہل عیال دین و دنیا میں برکت رحمت کی احباب دعا کریں۔

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(غیر مطبوعہ)

دلِ من مے تپید ن چوں سیماب
روئے تو دید و بر قرار آمد
کے نظرے کنی بہ ہیچ منے
چوں منت بندہ بسزار آمد
مذہب آں گیرلے برادر من
کہ بہ تحقیق استوار آمد
لطف او از حساب ہا بیروں
فضل او خارج از شمار آمد
خبرِ دوست آں دہد کہ صد
خبرے روم را چہ خواہد گفت
کہ برِ ما بہ نزد یار آمد
آنکہ از جانب ستار آمد

ہماں کو لاف اندر زہد تقویٰ
قبائے معرفت در بر ندارد
چناں کرداست مرگ خود فراموش
کہ گوئی مرگ را باور ندارد
خورد ہر روز شیرِ گاؤدہ سن
چرا واعظ دماغِ خر ندارد
در از لطف و کرم بگشا چمن را
کہ فرخ ہیچو بلبل پر ندارد

ولد

رباعی

اے دلبر و دلستان و دلدار
حیران زرخت قلوب سوالبصار
صد بار چو بر سرم زدی پا
ہم دست بدہ مرا یک بار

امید ہے۔ کہ متولیان پیغام یہ بھی بتائینگے۔ کہ اس کلام حضرت امام کا مسودہ کہاں سے حاصل کیا۔ عدم جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلک گوہر

ہمارے احباب جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب احمدی رامپوری کی یہ غزل ملاحظہ فرمائیں جو نہایت شکریہ کے ساتھ فاروق میں درج کی جاتی ہے + ایڈیٹر

الٰہی ابر رحمت رات دن تیرا یہاں برسے
کہ چشمے نعت احمد کے ابلتے ہیں اسی گھر سے

تعلق ہے جنہیں احمد کے گیسوئے معنبر سے
انہیں کیا خوف ہو سکتا ہے طول روز محشر سے

میر آسیبہ ہو آرزش ترے رخسار انور سے
نگاہ شوق نے چوسا ہے یہ شہد اس گل تر سے

بجھیگی آتش دوزخ ہمارے دیدۂ تر سے
گماں سوتوں میں پانی آ رہا ہے نہر کوثر سے

ترا نام اے محمد حرز جان اہل ایماں ہے
بچاتا ہے بچائیگا یہی ہر فتنہ و شر سے

نگاہ نار قاتل تیرے چشم لطف جاں پرور
شہید ناز تیرے پل رہے ہیں آب خنجر سے

ہمیں اب اس سے بڑھ کر کیا ملیگا اور جنت میں
ہمیں شور قیامت کیوں اٹھاتا ہے ترے در سے

خدایا تو نے خود رتبہ دیا ہے یہ محمدؐ کو
کہ اس کے در پہ جاتا ہے جو اٹھتا ہے تری گھر سے

نہیں یہ سنگ در اے شاہ یثرب برف کی سل ہے
ہزاروں دوزخیں ٹھنڈی ہوئیں اس ایک پتھر سے

دل غمدیدہ عصیاں سے یارب کچھ نہ پرسش ہو
تجھے جو پوچھنا ہے پوچھ لے اس دیدہ تر سے

یہ اے فصاد کیا شورش قیامت کر دیا برپا
لڑایا تو نے رگہائے جنوں کو نوک نشتر سے

تم ہے مسجدوں میں خواندہ رنا خواندہ جا جا کر
مہا پر دکھیا میں خراج اللہ اکبر سے

رخ احمد ہے عکس جلوہ انوار یزدانی
یہ برق طور سے کہ دونہ الجھے اسکے منظر سے

وفاداران احمد کا نمونہ اس سے ظاہر ہے
کہ خوش خوش ہو کے روزے کھولتے تھے آنجر سے

زمین و آسماں ہنستے ہیں ان گمگشتہ راہوں پر
جنہیں طول امل سے عشق ہو نفرت ہو رہبر سے

زیادہ بھی بھلا کیا ہو کلیسا دو ہی گنوا دے
بلال و ابوہریرۃ زید و سلمان و ابوذر سے

خبر کیا بحر عرفاں کے تموج کی تمہیں سوامی
تماشائیں کو کیا نسبت زبوں حال شناور سے

یہ ہے حسان ثانی بعثت ثانیٔ احمد کا
سنائے جائیگا جب تک بنے جاوے گوہر سے

احمدیہ دارالیتامیٰ

الحمد للہ کہ رضائیاں تو بن گئی ہیں۔ لیکن ان کے واسطے دو سن پختہ روئی کی ضرورت ہے۔ امید ہے۔ کہ خدا ترس دوست روئی کا جلد سے جلد انتظام کر دینگے۔ اور خدا سے اجر پائینگے۔ مکرمی سید عبدالوحید و حافظ سید عبدالمجید صاحب تاجران منصوری نے عمدہ ارسال فرما کر بہت بار جات میں امداد دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار قاسم علی امیر یتیم خانہ قادیان

ایک لڑکی کا ظالم متولی

اف اتنا ظالم!

بلدۂ حیدرآباد میں اسپیشل مجسٹریٹ کے سامنے ایک لاوارث لڑکی کے قتل کا مقدمہ پیش ہے استغاثہ اور شہادت کا جو بیان معاصر صحیفہ دکن نے شائع کیا ہے۔ اس کو پڑھ کر ہر شخص کا رواں رواں کھڑا ہو جائیگا۔ کہ دنیا میں ایسے قسی القلب جابر بھی موجود ہیں۔ اس بیان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ملزم نے عائشہ بی ایک لاوارث لڑکی کو فرضی وارث بن کر حاصل کیا۔ اور چار ماہ سے اسے سخت ہولناک اذیت پہونچا رہا تھا۔ اور مقتولہ کو بید سے مارا کرتا تھا جب وہ چیختی تو چپ رہنے کی تنبیہ کرتا۔ ایک ہمسایہ نے کہا۔ کہ اگر تم نہیں رکھتے تو اس کو ہمیں دیدو مگر انکار کر دیا۔ اس ملعون ملزم نے مظلومہ کا سر بھی منڈوا دیا تھا۔ اور تمام رات برہنہ کر کے پنکھا کھنچواتا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے خاص حصہ جسم پر داغ بھی دیئے۔ ایک حرامی دھوپ میں رکھا دیتا تھا اور اسی کا گرم پانی پلاتا تھا۔ ایک شب کو ۱۲ بجے مقتولہ کا ایک ہاتھ اوپر اور دوسرا نیچے کی طرف ایک ستون سے باندھا۔ اور پھر بید سے مارنا شروع کر دیا۔ لڑکی چیختی تھی۔ مگر اسے رحم نہ آیا۔ حتیٰ کہ اس کی آواز کمزور ہو گئی۔ صبح ہوئی تو ملزم نے نماز پڑھی۔ اور پھر شیطانی عمل یعنی لڑکی کو مارنا شروع کر دیا۔ حتے کہ وہ بے ہوش ہو گئی۔ جب کھولا گیا۔ تو اس کے ایک ٹھوکر ماری۔ آخر کار مظلومہ اسی طرح ہاتھ پاؤں پھیلے ہوئے زمین پر گر پڑی۔ جس طرح اس کو تمام رات باندھے رکھا تھا۔ اس نے عالم نزع میں پانی مانگا۔ تو اس سے بھی انکار کر دیا۔ اور پھر جب جان نکلنے لگی۔ تو اس کے جسم کو آگ لگا دی۔ کفن دینے میں بھی لاپرواہی سے کام لیا گیا۔ اور بغیر تختہ کے زمین پر لاش کو ڈال کر غسل دلایا۔ ڈاکٹر نے اپنے معائنہ میں بیان کیا ہے۔ کہ مظلومہ کے جسم پر ۱۲۴ بڑے نشان ضربات تھے۔ اور چھوٹے اس کے علاوہ ہیں۔ اس کا جسم لاغر تھا۔ اور معدہ سے بدرنگ پانی نکلا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کو غذا بھی نہیں دی جاتی تھی۔ غالباً اس تہذیب کے زمانہ میں یہ سب سے زیادہ ملعون بربریت اور قزاقانہ بیدردی کی مثال ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ عدالت ایسے مجرموں کو عبرت انگیز سزا دیگی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان ۱۶ نومبر ۱۹۱۹ء

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

گذشتہ عالمگیر جنگ میں جو انقلاب چشم عالم نے دیکھا۔ اس کا تذکرہ بہت کچھ اخباروں میں ہو چکا اور رہتی دنیا تک ہوتا رہیگا۔ علی الخصوص زار روس کی حالت زار پر تو بہت کچھ لکھا ہے۔ کہاں تو وہ عزت و جبروت کہ بڑی بڑی طاقتیں نام سن کر تھراتیں اور کہاں یہ انجام کار حالت زار۔ کہ گڑھے میں ڈالا جائے۔ اور کوئی توجہ کرنے والا بھی نہ ہو۔ یہ کیونکر ہوا۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں۔ ایک برگزیدہ خدا کی زبان وحی ترجمان سے یہ مصرع ۱۹۰۵ء میں نکلا۔

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

فوراً آفرات کائنات میں ایک حرکت پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے یکسر ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ جس کی ابتدا ۱۹۱۴ء میں ہوئی اور نتیجہ دوسرے دنیا نے دیکھا زار روس ہاں اس شاہنشاہ خود مختار کو جس کی سلطنت کی وسعت تمام روئے زمین کی سلطنتوں سے مجموعی حالت میں بڑی اور جس کے اختیار تاجداران عالم سے بڑھ کر تھے۔ جس کے ابرو کی ایک ایک جنبش ایک وسیع قطع عالم کے رہنے والوں کی زندگی کی ضامن اور موت کا پیغام تھی۔ جس کی زبان کا ایک ایک لفظ وہ کچھ دکھا سکتا تھا۔ جو اعلیٰ درجہ کی خوفناک توپوں نے کئی مہینوں میں دکھایا۔ وہ دارالسلطنت سے باہر ہے۔ وہیں صرف تین چار روز پیشتر اسے یہ علم ہوتا ہے۔ کہ کچھ ہیجانی ہے۔ واقعات کچھ اس طرح یکدم صورت بدلتے ہیں۔ کہ دارالخلافہ کی طرف آتا آتا۔ رستہ ہی میں زیر حراست ہو جاتا ہے اور اخر کار معزول ہو کر بے دست و پا رہ جاتا ہے۔ تھوڑے ہی دنوں میں پھر منظر پیش ہوتا ہے۔ کہ اس کے سامنے اس کی لڑکیوں سے بدسلوکی کی جاتی ہے۔ اور خود اسے گولی مار دی جاتی ہے اور پھر اس کی لاش کو اس بے پرواہی سے پھینکا جاتا ہے۔ کہ ایک کتے اور اس صاحب جلال بادشاہ (جسے زمین پر خدا کا قائمقام سمجھا جاتا تھا) میں کچھ فرق نہیں کیا جاتا۔ مندرجہ ذیل تار ملاحظہ ہو۔

زار کی موت کا باعث

"لنڈن ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ اومسک رقمطراز ہے۔ کہ زار روس اور اس کے خاندان کو ایکدم برگ میں تہ تیغ کر دیا گیا۔ اور ان کی لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد ان کو فوراً جلا دیا گیا تھا۔

اس ہولناک جرم کی جس قدر موقع واردات پر شہادت ملی گئی ہے۔ اس سے اس واقعہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور اس سے یہ پتا چلتا ہے۔ کہ مقتولین کے خاک سیاہ لاشوں کو ایک لوہے کے گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ حال ہی میں اس ڈھیر پر سے ایک پالتو کتے کی لاش ملی ہے۔ جو زار روس کی ایک لڑکی کا پالتو تھا۔ اب چونکہ وہ تمام سرخ فوج کے قبضہ میں ہے۔ تو اس معاملہ کو پردہ اخفا میں رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں +

سوچنے والو سوچو۔ یہ اس جھوٹے سے کلمے کی تشریح اور تصدیق ہے۔ جو برگزیدہ ربانی کے منہ سے نکلا۔ وہ کیا؟ ؎

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

دشمن ہاں ہاں نادان دشمن اعتراض کیا کرتا ہے انما امرہ اذا اراد شیئا ان تقول لہ کن فیکون کے کیا معنے اور اس کے مصداق مرزا صاحب کس طرح ہو سکتے ہیں۔ آؤ دیکھو مندرجہ بالا واقعات اس الہام کی تفسیر کر رہے ہیں زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

پرکاش کا رشی نمبر

بعض لوگ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں تو ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ ہمت ہار بیٹھتے ہیں خوشی کی بات ہے کہ مہاشہ کرشن بی اے جیل لوگوں میں سے نہیں جیل سے رہا ہوتے ہی آپ اپنے کام پر آ گئے ہیں۔ اور حسب معمول سابق رشی نمبر نکالا ہے۔ جس میں آپ نے سوامی دیانند کے متعلق مختلف اہل قلم کے مضامین لگا دیئے گو اس سال غیر مذاہب خصوصاً اہل اسلام کے مضامین سے خالی ہے۔ تاہم اس زمانے میں اچھے کاغذ پر کسی نمبر کا اٹھارہ بیس ہزار تک چھاپ دینا بہت بڑا کام ہے۔ اور اس کے زیر اثر لوگوں میں ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔

خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ میں کسی ایسے نمبر کے لئے اس لئے تو ضرورت نہیں کہ اس کی یادگار قایم کی جائے۔ کیونکہ زندہ قوموں کا ایک ایک فرد اپنے سردار کی یادگار ہوتا ہے۔ اس لئے احمدی جماعت کا ہر فرد ایک زندہ یادگار ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر ایسے ایسے نمبر گاہے گاہے اکم از کم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال میں ایک بار) بلا تعین تاریخ نکالے جائیں تو سوانح کا بہت بڑا حصہ جمع ہو جائے - اخبار والے تو اس خدمت کے بجا لانے کو تیار ہیں - مگر اپنی جماعت کے اہل قلم حضرات کی توجہ کیونکر اس طرف منعطف کی جائے - یہ ایک مشکل سوال ہے جو ابھی تک حل نہیں ہو سکا - بیسیوں واقعات ہیں سینکڑوں معجزات ہیں ہمارے دوستوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور الٰہی کے سینوں میں محفوظ اور غالباً الٰہی کے ساتھ عالم بالا کو چلے جائینگے +

اس رشی کمبر میں دو باتیں قابل نوٹس ہماری نظر سے گذریں - ایک تو کوئی صاحب نما یق مولوی محمد رحمان "مہاشہ (محمد) دیتے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ میں نے سوامی دیانند جی کو ایک پہاڑ پر تین سے پانچ گز بلند خلا میں بلند شدت لگائے دیکھا" یہ ایک ایسی بات ہے - جو آج تک سوامی دیانند جی کے کسی سوانح نویس نے نہیں لکھی اور ہماری نظر سے نہیں گذری خود سوامی نے خود بھی اس کے متعلق کہیں ہم پر تو نہیں کہتے - کہ ایسا نہیں ہو سکتا - ورنہ فاضل ہے کہ جب ہو دم کے مشق کے بعد ایسا کر سکتے ہیں مگر ان کا جسم سوامی جی کی طرح نہیں ہوتا - بہرحال کم از کم یہ غایت ہو گیا - کہ کرنا یہ تمام کو اب ضرورت پیش آئی ہے - کہ وہ اپنے بانی کی طرف کچھ ایسی باتیں منسوب کریں جو اس کے سوانحی بھائی اپنے بزرگوں میں پیدا کرتے ہیں - تا کہ یہ پسند طبائع کے لئے کچھ سامان تفریح ہو سکے

دوسری بات ایک مضمون میں یہ ہے - کہ صحیح مذہب کی تعریف کی ہے - ہو یہ ہے کہ اس کے زیر اثر انسانی قویٰ اپنے انتہائی معراج کو پا سکیں - یہ تعریف کہاں تک دیدک دھرم کی تعلیم پر صادق آتی ہے - یہ تعلیم کسی دوسرے وقت میں بتائینگے - فی الحال تو اس مقالہ کا جواب دینا چاہتے ہیں - جو قابل مضمون نگار نے بزعم خود اسلام پر کیا ہے - آپ لکھتے ہیں -

"اگر آپ کا مذہب جانوروں کا خون بہانے کا فرض آپ پر عاید کرتا ہے - اور آپ اس فرض کرنے پر مجبور ہیں - تو سمجھ لیں کہ آپ کا مذہب صحیح نہیں - کیونکہ اس نے فطری جذبہ رحمت کو نظر انداز کر دیا"

فرض کیا آپ فنون لطیفہ کے ماہر بننا چاہتے ہیں - لیکن میں آپ کا مذہب مانع کار ہے - تو آپ سمجھ لیں - کہ آپ ہرگز ہنر اور مقصود کو نہیں پہنچ سکتے +

جانوروں کا خون بہانے کا الزام جن مذاہب پر دیا ہے - ان میں سے اسلام پر یہ الزام بالکل ناروا ہے - مجھے ضرورت نہیں کہ میں قدیم ہندوستان کی تاریخ سے آریہ "بزرگوں" کی قربانی کے حالات رقم کروں - اور نہ مجھے یہ ثبوت دینا چاہیئے - کہ جانوروں پر تو بدرحم اگر بعدل سوامی صاحب نے بعض انسانوں کے متعلق کیا حکم دیا ہے - البتہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں - کہ اگر اس بیہودہ مسلم اگر حکم ربی کے ماتحت کسی جانور (حیوان) کا خون بہاتا ہے - تو اس لئے کہ اسے تباہ کر دے - بلکہ اس لئے کہ اسے حیوان سے انسان بنائے - اور انسانیت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دے - پس ہر تو کمال رحم ہے - اور فطری جذبہ انسانیت کی تکمیل +

فنون لطیفہ سے مراد سرود رقص اور تصویر کشی ہو گی - آپ یقین کیجئے کہ اسلام ان فنون لطیفہ کا جہاں تک کہ وہ اپنی سادگی اصلیت کے حدود کے اندر ہیں دشمن نہیں - البتہ راگ و رنگ طبلہ و ستار جائز نہیں سمجھتا - کہ یہ حدود فطرت سے نکلنا اور اس کا نتیجہ خطرناک - اور تصاویر کا بھی یہی حال ہے - ان چیزوں کی جس حد تک ممانعت ہے - وہ توحید و عبادت پر قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے +

طوفان عظیم

ماہ ستمبر ۲۲ و ۲۳ ۱۹۱۹ء کو مشرقی بنگال میں ایک طوفان آندھی اور مینہ کا آیا - جس نے بے اندازہ نقصان کیا - ایک انگریزی اخبار میں نقصان کی تفصیل ذیل کے اعداد سے تمار کرتا ہے -

انسان جانیں بادہ ملیں	۱۵۰۰۰
مویشی اور گھوڑے ہر قسم کے	۲۰۰۰۰
خانہ گھر بالکل جو منہدم ہو گئے	۸۰ فیصدی کی
کارخانہ برباد ہوئے	۵۰ "
جہاز ڈوب گئے	۱۲۰
چھوٹے جہاز ڈوب گئے	۱۵۰
دریائی بڑے عرق ہوئے یا برباد ہوئے	۲۰
سن کے گٹھے برباد ہوئے	۲۰ لاکھ گٹھے
کل نقصان کی مالیت	۲۰ کروڑ

اس کے علاوہ ۱۵۵ کروڑ روپیہ کا نقصان اس سے اور نظر آتا ہے -

فاروق - کیا ہمارے وطنی بھائی صاحبان معذرین، حتی بعصت رسول پر غور کرینگے - اور اس فرستادہ کی تلاش فرمائینگے + (مسافر آگرہ)

ہندوؤں کی مذہبی حالت پر ہمدردی

میں نے دیکھا کہ ہزاروں تعلیم یافتہ ہندو لیلیٰ پر نگیوں کے پاس گنڈے تعویذ اٹھوانے کے لئے روزانہ آتے ہیں - اور ناکامی نہ گرماتے ہیں جنہوں نے کسی کتاب کے اندر کبھی نہ پڑھا اور سائنس کی جنہوں نے ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہیں اور جانتے ہیں کہ مرض بغیر دوائی کے نہیں جاتا ہے - وہ بھی اس مرض میں سب سے زیادہ مبتلا ہیں - آج جس وقت محرم نکل رہے تھے - اس وقت محرموں کے ہمراہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۰ تھی۔ لیکن ہندوؤں کی تعداد کم سے کم ۵۰۰،۰۰۰ ۶۰ کے تھی۔ بہت سی عورتیں تعزیئے کے پیچھے اور گانی اور چھاتی کوٹتی اور روتی ہوئی ہمراہ تھیں۔ انہیں معلوم اس قوم کے اندر بت پرستی۔ مردم پرستی۔ قبر پرستی کہاں تک جگہ کر گئی ہے۔ مسلمان قبریں نہیں پوجتے۔ لیکن ہندو نہیں معلوم کہاں سے تعزیئے اور قبر پرستی سیکھ آئے ہیں۔ بہت سے ڈاکٹروں کی یہ رائے ہے۔ کہ جس وقت عورت حاملہ ہوتی ہے جس قسم کے خیالات رکھتی ہے ویسی ہی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھیمنیو۔ سنکرشن۔ گھٹوتکچ۔ پانڈو وغیرہ کی سوانح عمریوں سے ثابت ہے۔ جس وقت مہاراجہ دلیپ سنگھ کی عورت حاملہ تھی۔ وہ ایک قبر کو پوجنے گئی۔ جس کا حال رعیت سنگھ کو معلوم ہو گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اس کے اس کو کھ سے سنگھ پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہو گا اور ایسا ہی ہوا۔ کہ دلیپ جائے سنگھ مذہب قبول کرنے کے خیال ہوا۔ آئے دن ہزاروں ستالیس ہندوؤں کی ملتی ہیں۔ کہ ان کی اولاد میں اپنے دھرم اپنے دیوتا اپنے بزرگوں کی کچھ عزت بھی اور عزت نہیں رکھتے۔ ذرا کچھ بیمار ہوا تو مشکل کشا کی گرنتھ صاحب کی ڈھیلی اٹھا کر رکھی۔ خواجہ پیر کی چادر ہوئی۔ لیکن دیوتا کا نام بھی نہ لیا۔ شادی میں میراثی کی گھوڑی پہلے ہوئی۔ کسی دیوتا کو ایک نہیں۔ ہاں مسلمانوں کا ایک ایک بچہ مذہب کے نام پر قربان ہونے کو تیار ملتا ہے۔ وجہ صاف ہے۔ کہ مسلمانوں نے قرآن شریف کے مطابق خداوند کریم یا ان بزرگوں سے دعا مانگی کہ جو مذہب کے لئے اپنی جانوں سے پیاری اولاد تک کو بھی قربان کر چکے ہیں۔ اور ہندوؤں نے ان سے دعا مانگی جو ہندو قوم اور ہندو دھرم کے مٹانے میں اپنی ہستی مٹا چکے ہیں۔ اور اولاد کو بھی ایسا کرنے کے لئے وصیت کر رہے ہیں مثال کے طور پر مسعود غازی کو ہی لے لو۔ جو کہ محمود غزنوی کا بھانجہ تھا۔ مذہب کی اشاعت کے لئے اپنے ماموں کے ساتھ ۱۷ مرتبہ ہندوستان چڑھ کر آیا۔ لاکھوں مندروں اور ہندوؤں کو تہ تیغ کیا۔ اور لاکھوں قید کر کے غزنی کو لے گیا۔ اور وہاں ایک ایک روپیہ کو فروخت کیا۔ باقی بچنے پر سخت بانٹا ایک مرتبہ تو اس قدر قیدی لیگیا کہ غزنی کا بازار بالکل ہندوؤں کا دکھائی دیتا تھا کہ غزنی کا بازار بالکل ہندوؤں کا دکھائی دیتا تھا مسلمان کا نام و نشان تک نہ دکھائی دیتا تھا۔ آخر ایک ہندو رانی کے ہاتھ سے جس کا پتی لڑائی میں مارا گیا تھا اسی ہاتھ سے ملک عدم کو روانہ ہوا۔ جس کی قبر کو بھرتپور میں قطب الدین ایبک نے ایک مندر بنوایا۔ جہاں کہ مارا گیا تھا۔ اور فوج کو حکم دیا۔ کہ ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بناؤ۔ اور ان کی چوٹی اور جنیو میں خود کاٹ ڈالونگا۔ جب تھک گیا تو حکم دیا۔ کہ چوٹی اور جنیو بانس میں باندھ باندھ کر دکھاؤ۔ ایسا ہی ہوا۔ آج تک ہزاروں ہندو ایسے بچوں کی چوٹی کٹنے وہاں جاتے ہیں۔ وہاں ہندو عورتوں کی جو درگت ہوتی ہے وہ ناقابل بیان ہے ٭ مسافر آگرہ

برہما نند ٹانگو (برہما)

فاروق ۔ مسافر آگرہ اپنے ہندو بھائیوں کو جو جہاں آپ ہدایت دے۔ مگر یہ نہایت عجیب بات ہے۔ کہ مسلمانوں پر خلاف ہندوؤں کے جذبات برانگیخت کرنے کے لئے آپ نے تواریخ مثلاً حضرت محمود غزنوی اور مسعود غازی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ سراسر غلط ہے۔ اور محض اس لئے کہ ہندو ان کو برا سمجھنے لگیں۔ یوں قبر پرستی کے ہم بھی دشمن ہیں ٭

گائے کشی کے خلاف مجسوتہ

مرزا غلام احمد قادیانی مرحوم کے پیروؤں کی طرف سے ایک مدت سے یہ آواز بلند کی جا رہی ہے۔ کہ اگر ہندو حضرت محمدؐ کو پیغمبر اور رسول خدا مان لیں۔ تو وہ گائے کی قربانی یا اس مفید جانور کو ہلاک کرنا بالکل بند کر دینگے ہمیں ہمدرد اتحاد کے کالموں سے معلوم ہوا ہے مرزائی اصحاب کی سالہا سال کی کوشش کے بعد اس سال پنڈت گوپی ناتھ صاحب ایڈیٹر اخبار عام نے اس سمجھوتہ پر دستخط کر کے اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کی ہے۔ اس میں تو ذرا بھی شک نہیں۔ کہ حضرت محمدؐ کی شخصیت ایک عظیم الشان لیڈر کی شخصیت ہے۔ دنیا کا کوئی شخص باوجود ان کے اصولوں سے اختلاف رائے کرنے کے اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اگر حضرت کی بزرگی اس طرح مان کر گائے کشی بند ہو سکتی ہے۔ تو ہندوؤں کے لئے یہ مہنگا سودا نہیں (الیڈر)

سورج میں سوراخ

امریکہ کے پروفیسر پورٹا نے وہاں کے اخبار پیپل میں ایک حیرت خیز پیشگوئی کی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ چند عظیم مسافروں سے جس کا میل صدیوں سے کبھی نہیں ہوا۔ امریکہ میں بعض ایسے انقلاب ظہور میں آنے والے ہیں۔ جو تاریخ عالم میں بینظیر ہونگے۔ پروفیسر پورٹا کا بیان ہے۔ کہ ۱۷ دسمبر کو سورج میں ایک بڑا داغ یا دھبہ نمودار ہو گا۔ اور یہ پہلا موقعہ ہو گا کہ انسان اس قسم کے داغ کو ننگی آنکھ کی مدد سے دیکھ سکیگا۔ کیونکہ اتنا بڑا داغ آج تک کبھی سورج کی سطح پر نمودار نہیں ہوا۔ اس نمودار ہونے پر شعلہ افشاں گیس ہزاروں لاکھوں میل کی بلندی تک اٹھیگی اور سورج سے ایسی آتش فشانی ہو گی۔ کہ جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ اس آگ کے اندر کرہ زمین کا جل جانا اسقدر سہل ہو گا جیسے کوہ ویسو ویس کے دہانہ میں ایک خٹک بال کا۔ قطع نظر ان آتشی شعلوں کے اس داغ کی قوت مقناطیسی اتنی زبردست ہو گی۔ کہ اس سے کرہ ارض میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیرت خیز تبدیلیاں ظہور میں آنا ممکن ہے۔ آندھیاں آئینگی۔ بجلیاں چمکینگی۔ طوفانی بارش ہوگی۔ اس کے علاوہ آتش فشاں پہاڑ بھی پھٹینگے۔ اگر زمین ان آفات سے بچ گئی تو مہینوں بعد اپنی اصلی حالت پر آسکیگی فاروق۔ بے شک دنیا میں بہت سے انقلاب آنے والے ہیں۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ یہ پیشگوئی جھوٹ نکلیگی۔

بعض الہامات پر اعتراضات کا جواب

نمبر ۲

دوسرا الہام یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے متعلق لکھا ہے۔ کہ مجھے اپنی نسبت الہام ہوا ہے۔ انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون۔ اور پھر میں نے زمین و آسمان بنایا ہے۔ اور یہ سب صفات قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کی بیان ہوئی ہیں۔ تو ان کے ساتھ دوسرے کو متصف کرنا شرک ہے۔ یہ بھی اعتراض مخالفین کی کم [illegible] ہے۔ کیونکہ انسان جب فنا فی اللہ ہو کر وہ مقام وصل اور مرتبہ قرب تک پہنچتا ہے تو اس سے ایسی باتیں صادر ہوتی ہیں۔ اور اس کی تصدیق قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ملتی ہے جیسے کہ قرآن مجید میں ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی وان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم اور حدیث وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سئلنی لا عطینہ ولئن استعاذنی لا عیذنہ (بخاری) وغیرہ آیات اور احادیث بتلا رہی ہیں اور زمین و آسمان کا بنانا ایک کشف ہے۔ جس کی تعبیر آپ آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرما چکے ہیں۔ وھو ہذا۔ والقی فی قلبی ان ھذا الخلق الذی رایتہ اشارۃ الی تاثیرات سماویہ وارضیہ وجعل الاسباب موافقۃ للمطلوب اور خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالا ہے۔ کہ یہ خلق جو میں نے کشف میں کی یہ تاثیرات کا سماویہ اور ارضیہ اور اسباب کو مطلوب کے موافق بنا دینے کی طرف اشارہ ہے۔

پس اس تشریح کے ہوتے ہوئے کہنا کہ مرزا صاحب نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ کذب اور دجل نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا ایسا کہنے والا نیک نیت کہلا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں

پھر اس کی بہت سی نظیریں اولیا و صوفیاء امت محمدیہ میں پائی جاتی ہیں۔

(۱) شیخ فرید الدین صاحب عطار اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں ابو تراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "کہ ایک آدمی نے آپ کو کہا تجھے کوئی حاجت ہے۔ شیخ نے اس کو جواب میں فرمایا۔ مجھ کو تجھ سے اور تجھ جیسے آدمی سے کوئی حاجت نہیں۔ بلکہ میں خدا سے کوئی حاجت نہیں چاہتا۔ کیونکہ رضا کے مقام میں ہوں"

پھر حسین منصور کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کہ حسین منصور نے رضا کے بیابان میں اس حالت میں اپنا سر گیند کی مانند پھینکا۔ اور اس وقت آپ کے ایک ایک بند سے انا الحق کا شور برپا ہوا"

پھر ابو الحسن خرقانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "نقل ہے۔ کہ ایک دن ایک برقع پوش ہوا سے اترا۔ اور شیخ کے آگے کھڑا ہو کر رقص کرنے لگ گیا۔ اور یہ کہنا شروع کیا۔ کہ میں اپنے وقت کا جنید ہوں۔ میں اپنے وقت کا شبلی ہوں۔ میں وقت کا بایزید ہوں۔ اور پھر ایک دفعہ اٹھا اور زمین پر پاؤں مار کر کہنے لگا۔ میں وقت کا خدا ہوں میں وقت کا مصطفیٰ ہوں" تذکرۃ الاولیاء

پھر اس کے آگے شیخ فرید الدین لکھتے ہیں۔ "ابو الحسن خرقانی فرماتے ہیں۔ کہ جب قیامت کے دن مجھ کو خاک سے نکالینگے۔ تو لوگوں کو عرصات میں حاضر کرینگے تو میں اس جگہ اپنی ابو الحسنی بیرہن کو سر سے اتار ڈالونگا۔ اور وحدانیت کے دریا میں غوطہ لگا دونگا۔ اس وقت وحدت ہی وحدت ہو جائیگی۔ اور ابو الحسن نہیں رہیگا" تذکرۃ الاولیاء ص۵۰۰

پھر فرماتے ہیں "کہ میں اس جگہ بیٹھا ہوا ہوں۔ کبھی تو اس سے خداوند سے مجھ کو اس قدر قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ کہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ ہاتھ نکالوں..... اور آسمان کو ایک جگہ سے پکڑ لوں۔ اور اگر پاؤں کو زمین نیچے دھنس جائے۔ تذکرۃ الاولیاء ص۵۰۱

پھر شیخ فرید الدین صاحب ص۵۰۵ میں ابو الحسن خرقانی صاحب کا کلام لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں "اس وقت میں نے آواز دی۔ حق سے میں نے جواب پایا کہ میں نے جان لیا ہے۔ کہ تو مخلوق سے گذر گیا ہے اس وقت میں نے لبیک اللھم لبیک کا نعرہ مارا اور محرم ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے حج کی اور وحدانیت میں طواف کیا بیت المعمور نے میری زیارت کی اور کعبہ نے میری تسبیح پڑھی اور فرشتوں نے میری ثنا بیان کی۔ اس کے بعد ایک نور پیدا ہوا۔ اور اسی میں حق کا مقام تھا۔ جب حق کے مقام میں پہنچا تو اس وقت مجھ سے کوئی نشان نہیں رہا تھا۔ اور آپ نے فرمایا ہے۔ کہ سب عبادتوں اور کرامتوں کے واسطے ایک حد اور ثواب ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے لئے جو ولیوں کا ذکر ہے۔ اس کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی اس کے ثواب کی کوئی نہایت ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ پہلے میں نے ایسا جانا کہ ہم پر ایک امانت رکھی ہے۔ جب میں نے اچھی طرح سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ہم پر اپنی خداوندی ہی رکھی ہوئی تھی"

پھر بلاحظہ ہو تذکرۃ الاولیاء ص۵۳۶ آپ نے فرمایا ہے "کہ میں ایسے مقام میں ہوں۔ کہ تمام ملک میں ایک چھوٹی سی مکھی بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اس کو کس واسطے پیدا کیا ہے۔ اور اس سے کیا چاہا گیا ہے۔ یعنی ابو الحسن نہیں رہا۔ صرف حق ہی حق رہ گیا ہے۔ اور میں درمیان سے اٹھ گیا ہوں"

پھر بایزید بسطامی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "بایزید نے لوٹ کر دیکھا۔ پوچھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کون ہیں - آپ کو کہا گیا - یہ لوگ آپ سے صحبت کرنی چاہتے ہیں - خدایا اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں - کہ لوگوں کو اپنی طرف سے میرے سبب محجوب نہ کر - اس کے بعد چاہا - کہ اپنی محبت کو لوگوں کے دلوں سے نکال ڈالے - اور ان کے رستہ سے اپنی زحمت اٹھاوے - صبح کی نماز پڑھی اور بعد میں ان کی طرف دیکھا اور کہا - انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدون "تذکرۃ الاولیاء ص۱۱۷

پھر ملاحظہ ہو ص۱۲۰

"ایک دفعہ خلوت میں آپکی زبان سے نکلا سبحانی ما اعظم شانی"

پھر ملاحظہ ہو ص۵۱۱

اور آپ نے فرمایا - کبھی تو میں ابوالحسن ہوں اور کبھی وہ میرا ابوالحسن ہے - یعنی جب ابوالحسن فنا میں ہوتا - تو اس وقت ابوالحسن وہ ہوتا تھا - اور جس وقت بقا میں ہوتا ہے - اس وقت جو کچھ دیکھتا ہے - تمام اپنے آپ کو دیکھتا ہے - اور جو کچھ دیکھتا تھا وہ ابوالحسن ہوتا تھا"

پھر ملاحظہ ہو ص۵۱۹

"واپس بندہ کا ایسا ہونا بہتر ہے کہ سب لوگوں کو چھوڑ دے - اور خدا کے ساتھ خلوت میں گھس جائے - اور وہاں محراب کے اندر سجدہ میں سر رکھ دے - اور پھر لطف کے دریا سے عبور کر جائے - یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ کی یگانگی میں پہنچ کر ایک ذات ہو جائے"

پس جب کہ صوفیاء کرام اور اولیائے امت کے ایسے ایسے اقوال موجود ہیں - تو پھر کس جرأت اور دلیری اور کس منہ سے حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کرتے ہو - یا تو پہلے اولیاء کی بھی منکر بنو - اور ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگاؤ یا ایسی بیہودہ باتوں سے باز آؤ - اور تائب ہو کر حق کو مان لو -

اولیاء اکرام وغیرہ سے ایسے کلمات کے صادر ہونے کی وجہ یہ ہے - کہ جب بندہ خدا تعالیٰ کے رستے میں فنا ہو جاتا ہے - اور اپنا کچھ نہیں چھوڑتا تو اس کی مثال ایک لوہے کی مثال ہوتی ہے جس کو بہت دیر تک آگ میں ڈالا گیا ہو - تو وہ اس وقت لوہا انا النار کہنے کا حق دار ہوتا ہے - کیونکہ جو آگ کے کام ہوتے ہیں جلانا وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہیں - اسی طرح اولیاء کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے - اور جب فنا فی اللہ کی حالت میں پہنچتے ہیں - تو اس وقت ان سے ایسے کلمات صادر ہوتے ہیں - لیکن ان کو ظاہر پر محمول کرنا درست نہیں ہوتا - اور وہ متشابہات کی قبیل سے ہوتے ہیں - اور یہ بھی قدیم سے چلا آیا ہے - کہ انبیاء کے دشمن بھی متشابہات کو لیکر شیطانی صورت میں متمثل ہو کر لوگوں کو بہکاتے رہتے ہیں اور شروع شروع میں بہت غلبہ ظاہر کرتے ہیں لیکن آخر میں العاقبۃ للمتقین ہی ہوتا ہے اور مومن ہی کامیاب ہوتے ہیں - ونعم ما قال المسیح الموعود -

ولیعلموا ان الطغوی باول امرھم
واھل السعادۃ فی الزمان المؤخر

جلال الدین مولوی فاضل (سیکھوانی)

مصر میں تعلیم کی حالت

مصر کی تعلیمی حالت پر غور کرنے کے لئے گذشتہ سال ایک کمیشن مقرر کیا گیا تھا - جس نے اپنے رپورٹ حال میں ہی شایع کی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ مصر میں دیگر علوم حاصل کرنے کے مقابلہ میں حافظ قرآن ہونے کی بڑی کثرت ہے - **حافظ قرآن ہونے کیوجہ** یہ بتائی جاتی ہے - کہ مصر میں بھرتی کے متعلق یہ قانون ہے - کہ جو شخص حافظ قرآن ہو گا - اسے بھرتی نہ کیا جاویگا - اس لئے بہت سے والدین اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنانے کے لئے پرائیویٹ سکولوں میں بھیجتے ہیں -

احمدیوں کی تعداد

سٹیٹسمن لکھتا ہے - کہ لاہور کے مسٹر آئی ایچ اے والٹر نے احمدیہ تحریک کے متعلق ایک چھوٹی سی کتاب شایع کی ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ تجاویز اصلاحات کی پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو جن لوگوں نے شہادت دی ہے - انہوں نے اپنی اہمیت بڑھانے میں کس قدر غلو کیا ہے جیسے کہ ہر ایک کو خوب معلوم ہے - جماعت احمدیہ کی بنا را واخر انیسویں صدی میں مرزا غلام احمد خاں قادیانی نے رکھی تھی جو اب فوت ہو چکا ہے - اور جس کا دعویٰ تھا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی ہے - جس کی امداد کے لئے مسلمان منتظر ہیں - ہمیں تسلیم ہے - کہ اس تحریک کو کافی کامیابی نصیب ہوئی ہے - ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں اس جماعت کے ممبروں کی تعداد ۱۸ ہزار ۹ سو ۶۵ ظاہر کی گئی ہے - مسٹر والٹر نے بظاہر اس کے اصولوں کو ماننے والوں اور اس کے پیروکاروں کی تعداد معلوم کرنے میں بہت کوشش کی ہے وہ لکھتا ہے کہ اس وقت مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کی تعداد ۷ ہزار سے ہرگز زیادہ نہیں لیکن اس قلیل تعداد کی طرف سے بھی ایک نمایندہ کمیٹی اصلاحات میں پیش ہوا -

جس نے مسٹر مانٹیگو اور اس کے ہم منصبوں سے کہا - کہ احمدیوں کی تعداد ۷ لاکھ ہے - اس جماعت کی طرف سے بعض عجیب تجویزیں پیش کی گئی تھیں جن میں ایک یہ تھی - کہ ملک کی پیداوار اور موجودہ اخراجات کے لحاظ سے لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ ہونا چاہیئے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ایسے گواہوں کو دیکھتے ہوئے) یہ موجب تعجب نہیں کہ کمیٹی اصلاحات نے کہا ہے۔ کہ اب تازہ گواہوں کے ہندوستان سے روانہ ہونے کو روکنا چاہیئے۔ یہ معلوم کرنا موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ احمدیوں کی تعداد مسٹر والٹر کے قول کے بموجب ۷۰ ہزار ہے یا احمدیوں کے قول کے مطابق اس سے دس گنی یعنی ۷ لاکھ ہے؟

ہمیں افسوس ہے۔ کہ بیٹسمین نے بہت سے حملے کر دیئے ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت وہ نہیں رکھتا جماعت احمدیہ کی تعداد سات لاکھ ہے۔ بالکل صحیح ہے۔ ستر ہزار تعداد تو پنجاب کے دیہات ہی سے پیش کی جاسکتی ہے۔ اور یہ سلسلہ ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ اس سے باہر متفرق ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور روزانہ بڑھ رہا ہے ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کو بطور حجت نہیں پیش کیا جاسکتا کہ اس میں ہمارے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ اور وجوہات کہ صحیح تعداد شمار ہی نہیں ہوسکتی البتہ جو مردم شماری ۱۹۲۱ء میں ہونے والی ہے۔ اس کی طرف ہمارے بزرگوں نے توجہ فرمائی۔ تو کم از کم ہندوستان کی تعداد معلوم ہوسکتی ہے۔

ریوٹر کی آمدنی اور حقیقت

ہمارے وطن ہندوستان میں تعلیم کی اس قدر کمی ہے۔ کہ ادنیٰ طبقہ تو کیا اوسط طبقہ بھی ریوٹر کی حقیقت سے بہت کم واقف ہے۔ جنگ کی خبریں تو اکثر لوگ پڑھتے اور سنتے ہیں۔ لیکن یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ریوٹر جو جنگی خبریں ارسال کرتی ہے۔ اس کی ماہیت کیا ہے ریوٹر درحقیقت ایک کمپنی کا نام ہے۔ جس کو اول اول ایک جرمن نے قائم کیا تھا۔ اور اب اس انتظام انگریزوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ کمپنی دنیا کے ہر کونہ میں خبریں پہنچاتی ہے۔ اگر اس کمپنی کی آمدنی کا حال معلوم کرنا ہے۔ تو اس کا اندازہ کچھ اس سے ہوسکتا ہے۔ کہ گذشتہ سال مختلف خبروں کی بہم رسانی کا معاوضہ صرف برطانیہ نے چار لاکھ اسی ہزار روپیہ دیا ہے۔ اور برطانیہ عظمیٰ کے دیگر ممالک کینیڈا وغیرہ میں تار بھیجنے کا رعایتی قیمت پر دو لاکھ ستر ہزار روپیہ کو دیا گیا۔ فرانس امریکہ۔ اٹلی جرمنی ہسپانیہ۔ روس اور دیگر مشرقی و مغربی ممالک کا معاوضہ ملا کر کس قدر آمدنی ہوتی ہوگی۔ اس کا قیاس بھی مذکورہ بالا بیان سے ہوسکتا ہے

قومی ضرورت مندرجہ عنوان تحریک جو گذشتہ فاروق میں یکہ وٹمٹوں کیواسطے کی گئی تھی۔ اور بارہ سو روپیہ بطور یک صد روپیہ فی حصہ مانگا تھا۔ الحمدللہ کہ وہ بار آور اور عام پسند ثابت ہو کر حصص خریدے جارہے ہیں۔ احباب اگر اس ماہ نومبر میں بارہ سو روپیہ پورا کردیں۔ تو جلسہ تک امید ہے۔ کہ احمدیہ یکہ و ٹمٹم طیار ہو جائے۔ خاکسار ایڈیٹر

سامان سکول و دفاتر کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ کھلا ہوا ہے

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دسترس رکھتے ہوں اطلاع دی جاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل سامان بن کر تیار رہتا ہے۔ بوقت ضرورت طلب فرماویں۔

۱ سنگل ڈیسک	۷ سائنس الماری
۲ ڈبل ڈیسک	۸ ایوارنگ ریک شیلف
۳ ٹیچر ڈیسک	۹ میپ ریک
۴ اسٹول	۱۰ میپ سٹینڈ
۵ لیکچر گیلری	۱۱ بال فریم
۶ سائنس ٹیبل	۱۲ فائل باسکٹ

پتہ

ایم فیض احمد سنز کشمیر سٹیٹ

ڈاکس جموں توی

آنکھ بڑی نعمت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور سرمہ سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا آپ نے اسے بہت پسند فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس سرمہ ممیرا کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا پھولا پرطوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول عمدہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا کی قیمت عمدہ فی تولہ یہ سرمہ جس کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے

سرمہ سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع منتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم مقوت سنگ گردہ مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بیوست اور درد مفاصل کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ مخروط صبح کے وقت بہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قسم اول عمدہ فی تولہ۔ ملنے کا پتہ

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)